Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 25, 2025

Methodology and Style of Gulstan

گلستان سعدی کا منہج واسلوب

. Dr Shabir Ahmad Jamee
Head of Department
School of Islamic Study and Shariah,
Minhaj University Lahore.
E-mail: hodislamicstudies.cosis@mul.edu.pk

Muhammad Sajid Al-Burhani
MPhil Scholar,
Minhaj University Lahore
E-mail: muhammadsajid8931@gmail.com

Maria yaseen
MPhil Scholar,
Minhaj University Lahore
E-mail: mariayaseen0786@gmail.com

Abstract

Gulstan is a renowned book written by Shaikh Saadi. The book offers a collection of valuable insights and teachings from Shaikh Saadi Shirazi, a renowned medieval Sufi. This book contains valuable insights into the spiritual journey of Saadi and highlights the virtues, wisdom, and guidance necessary for achieving true love and devotion to God. It is believed that Shaikh Saadi Shirazi wrote this book to convey his message to his followers who were unable to meet him in person. The book is considered a masterpiece of Sufi literature and has been

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 25, 2025

translated into several languages. Through Gulstan, readers gain a deeper understanding of Sufism and its teachings, making it a valuable resource for those pursuing the path of spirituality. This is an analytical study to explore the methodology style of Gulstan and its contemporary importance. For this purpose, data is gathered from secondary sources; a book, articles and online sources. The book is a source and source book of spiritual teachings. This book not only emphasized on worship but also enlightened people's hearts with Islamic teachings. It Encourages people to have a good character through the morals of the Prophet (PBUH) in Gulstan.

Keywords: *Gulstan; Shaikh Saadi Shirazi; Methodology; Style; Mysticism*

تعارف

مصلح شیخ سعدی ایران کے شہر شیراز میں پیدا ہوئے آپ کا نام شرف الدین اور لقب مصلح ہے آپ کی ولادت کے سال کے حوالے سے مختلف آراء پائی جاتی ہیں کچھ نے 589 ہجری بمطابق 1333 عیسوی لکھا ہے جو کہ ٹھیک نہیں ہے آپ اس سے برسوں پہلے اتابک مظفر الدین زنگی کے عہد حکومت میں پیدا ہوئے آپ، کے والد سعد زنگی کے پاس ملازمت کرتے تھے شیخ کو شعر اور ادب کا شوق تھا اس لیے آپ نے اپنا تخلص سعدی رکھ لیا ([1])آپ کے والد ایک نیک سیرت انسان تھے اور درویش تھے اس لئے آپ بھی چھوٹی عمر میں ہی نماز اور روزہ کے مسائل سے واقف تھے بچپن ہی سے آپ کو شب بیداری روزہ نماز اور تلاوت قرآن کا شوق تھا آپ ہر عمل میں باپ کے سائے میں رہتے باپ آپ کے ہر عمل کی نگرانی رکھتا شیخ کے والد کی وفات کے بعد ان کی تربیت میں والدہ کا بڑا کردار شامل تھا اس لیے شیخ نے لکھا

بخردی بخورد از بزرگان قفا خدادادش اندر بزرگی صفا([2])

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 25, 2025

تمہید

گلستان اور بوستان کو شیخ کے کلام کا خاصہ اور لب لباب سمجھنا چاہیے ظاہرا فارسی زبان میں کوئی کتاب ان سے زیادہ مقبول اور مطبوع خاص وعام نہیں ہوئی ۔ ایران، ترکستان، تاتار، افغانستان اور ہندستان میں ان دونوں کتابوں کی تعلیم ساڑھے چھ سو برس سے برابر جاری ہے۔ بچپن میں ان کی تعلیم شروع ہوتی ہے۔ اور بڑھاپے تک مطالعہ کا شوق رہتا ہے لاکھوں استادوں نے انھیں پڑھایا۔ اور کروڑوں شاگردوں نے انھیں پڑھا ان کے بیشمار نسخ خوشنویسوں کے قلم سے لکھے گئے۔ اور بے انتہا اڈیشن لوہے اور پتھر پر چھاپے گئے۔ مشرق اور مغرب کی اکثر زبانوں میں ان کے ترجمے ہوئے۔ مشائخ اور علماء نے ان کی عزت کی۔ بادشاہوں نے ان کو سلطنت کا دستور العمل بنایا۔ منشیوں اور شاعروں نے ان کی فصاحت اور بلاغت کے آگے سر جھکایا اور ان کے تتبع سے عاجز رہنے کا اقرار کیا ان کا نام جس طرح ایشیا میں مشہور ہے اسی طرح یورپ میں بھی عزت سے لیا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ دونوں کتابیں حسن قبول، فصاحت، بلاغت، تہذیب اخلاق، پند و نصیحت اور اکثر خوبیوں کے لحاظ سے باہم دگر ایسی مشابہت رکھتی ہیں کہ ایک کو دوسری پر ترجیح دینی مشکل ہے بلکہ ان پر عربی کا یہ مقولہ صادق آتا ہے اُحدھما افضل من الآخر لیکن اگر بعض وجوہ سے گلستان کو بوستان پر ترجیح دی جائے تو کچھ بیجا نہیں ہے۔[3]

گلستان میں ان وجوہ میں سے کوئی وجہ نہ تھی نہ اس میں رزم تھی نہ عجیب وغریب افسانے تھے۔ نہ فوق العادۃ قصے، نہ حقائق و معارف، نہ شریعت کے اسرار، نہ طریقت کے نکات، نہ غزل عاشقانہ، نہ قول عارفانہ بلکہ اس کی بنیاد محض اخلاق پند و موعظت پر رکھی گئی تھی جس سے زیادہ کوئی پھیکا اور بے نمک مضمون خاص کر فارسی لٹریچر میں نہیں پایا جاتا۔ پند و موعظت جب تک قصہ یا ناٹک کے پیرایہ میں نہ ادا کی جائے اکثر مخاطب کی وحشت اور منفر کا باعث ہوتی ہے۔ کیونکہ انسان کی طبیعت میں یہ بات ودیعت کی گئی ہے کہ وہ کھلی نصیحتوں سے متنفر اور چھپی نصیحتوں سے متاثر ہوتا ہے۔ پس گلستان کا اس قدر مقبول ہونا سوا اس کے کہ اس کی فصاحت و بلاغت اور حسن بیان اور لطف ادا کو تمام فارسی لٹریچر میں بے مثل اور لاجواب تسلیم کیا

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 25, 2025

جائے گلستان کی عظمت اور بزرگی زیادہ تر اس بات سے معلوم ہوتی ہے کہ جس قدر غیر زبانوں کا لباس اس کتاب کو پہنایا گیا ہے ایسا فارسی زبان کی کسی کتاب کو نصیب نہیں ہوا۔خود شیخ ہی کے زمانہ میں گلستان کے اکثر قطعات وابیات اس قدر مقبول اور زبانوں پر جاری ہو گئے تھے کہ اس زمانہ کے فضلا اور ادبا اس کے اکثر اشعار عربی نظم میں ترجمہ کر کے اپنا زور طبع اور قدرت نظم دکھاتے تھے۔

گلستان سعدی کا اسلوب

گلستان سعدی ایک منظوم اور نثری کتاب ہے اس کی خصوصیات یہ ہے کہ نقطہ لفظوں کو اور بعض نظم کو خود حل کرتے ہیں دوسری نظمی انداز بھی پایا جاتا ہے اس کی نظم میں سادگی کی خوبی کو ظاہر وواضح کرتی ہے اور سب آپس میں ملی ہوئی ہے نظم ونثر اور اس کی ترکیب میں تناسب پایا جاتا ہے سعدی آغاز میں ہی عبارت کو واضح کرتے ہیں اور اسے بڑی نظم کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔اور کبھی نثر بمنزلہ گل نسرین کے آسان بناتے ہوئے مقدمہ کے آغاز میں لاتے ہیں اور کبھی نظم سے اس کی نتیجہ گیری کرتے ہیں اور کسی وقت نثر تفصیل کے حکم میں اور نظم کی مناسبت سے ہوتا ہے گلستان سعدی کے کلمات میں ایک طرح کی موسیقی ہوتی ہے جو پڑھنے والے کو اپنے سحر میں جکڑ لیتی ہے فقرہ سے کوئی ایک کلمہ ادھر اُدھر ہو جاتے تو صاحب ذوق سلیم اس تبدیلی کو خود ہی دریافت کر لیتا ہے اس لیے ایک لفظ کی تبدیلی سے موقعیت مقام وکلام کی نظم وترتیب ختم ہو جاتی ہے

گلستان کی تالیف کا زمانہ

گلستان سعدی کی تالیف 656ھ میں ہو چکی تھی اس لیے شیخ سعدی نے قطعہ کا دوسرے بیت میں گذشتہ عمر میں تامل غور کر کے افسوس کا اظہار کرتے ہیں کہ میں نے عمر ضائع کر دی۔اس پر کہتے ہیں اس تصنیف نے ان کی زندگی میں شہرت پائی اور عام وخاص میں مقبول حاصل کی

هر دم از عمر میرود نفسی — چون نگه می کنی نماند بسی
ای که پنجاه رفت ودر خوابی — مگر این پنج روز دریابی (4)

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 25, 2025

یہ دلیل بظاہر کچھ درست نظر آ رہی ہے افصح المتکلمین نے گلستان کے پانچویں باب میں ایک واقعہ نقل کیا ہے جس سے اس تاریخ کی تشخیص ہو جاتی ہے۔ سلطان محمد خوارزم شاہ نے جب ترکون سے صلح کی تو اس وقت حضرت شیخ کاشغر میں تھے سلطان خوارزم اور ترکوں میں صلح 610ھ میں ہوئی اگر اس وقت شیخ سعدی 606ھ میں چار سال کے بچہ ہوں تو کیسے ہو سکتا ہے کہ گھر کو چھوڑ کر کاشغر میں جائیں اور شعر پڑھیں۔(5)

گلستان کا موضوع

شیخ سعدی کی کتاب کا موضوع اخلاقیات ہے شیخ سعدی نے بنیادی طور پر انسانی اخلاقیات کو موضوع بحث بنایا ہے اس مقصد کے لیے مختلف اور طویل حکایات کو انہوں نے اعلیٰ انسانی اقدار کو خوبصورتی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ گلستان بذات خود ایک دنیا کی حیثیت ہے۔(6)

گلستان سعدی کی خصوصیت

گلستان سعدی کی نمایاں ترین خصوصیات میں سے ایک خاصیت یہ ہے کہ یہ کتاب زندگی کے مختلف تجربات پر مشتمل ہے اور اس کتاب کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس کتاب کا مصنف ایک تجربہ کار ذہین و فطین اور حالات کے نشیب و فراز سے گذرا ہوا شخص ہے اور جس نے اپنے زمانے کے متمدن شہروں اور علاقوں کا قریب سے مطالعہ کیا ہوا ہے۔(7)

خطبہ

خطبے کا آغاز انہوں نے ایک فلسفہ ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالی کی ذات کا شکر ادا کرنا کیوں ضروری ہے شیخ سعدی نے اپنی کتاب گلستان سعدی کا آغاز کیا تو اس میں انھوں نے سب سے پہلے خطبے کو ذکر کیا اور خطبے کے ساتھ اللہ کی حمد اور آپ ﷺ کی تعریف و توصیف ذکر کی ہے اور اس کے بعد ایک مقدمہ ذکر کیا ہے۔۔ جس کو ہم بعد میں فردا فرداذ کر کریں گے۔ خطبے کا آغاز کیا آپ نے خطبہ کا آغاز فارسی کلام سے کیا آپ نے فارسی کلام میں صرف شعر ہی نہیں بلکہ نثر کا ذکر بھی کیا ہے۔ ہر نفسے دو نعمت موجود است و در ہر نعمتے شکرے واجب است (8)

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 25, 2025

خطبہ میں نثر کا انداز

شیخ سعدی کا یہ انداز ہے کہ مطلقا خطبہ میں یا خطبہ کے علاوہ یہ آپ کی عادت جاریہ ہے کہ جب آپ نظم یا نثر ذکر کر رہے ہوں تو دونوں کے اندر کوئی آیت کسی بات کے مطابق ہو تو اس آیت کو بطور اقتباس نقل کر دیتے ہیں تو اس آیت کو نقل کرتے ہوئے اس سے استدلال کرتے ہیں کبھی ایسا کرتے ہیں کہ کہ آیت کو پہلے رکھتے ہیں اور وضاحت بعد میں کرتے ہیں کبھی کبھار کسی چیز کو بیان کرنے کے بعد بطور دلیل اس دعوی کو پختہ کرنے کے لیے آیت کو نقل کر دیتے ہیں جیسا کہ اعملوآداؤو شکرا و قلیل من عبادی الشکور (9) جو شعر دعٰوی تھا تو اس دعوے کو دلیل کے طور پر ذکر کر دیا از دست و زبان بر می آید کز عمدہ شکرش بدر آید (10)

خطبے میں نظم کا اسلوب

شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ نظم کے اندر مختلف قسم کے تصنع کا اظہار کرتے ہیں کبھی وہ بیت کبھی قطع کے ساتھ کبھی مثنوی کے ساتھ کبھی نثر کے ساتھ خطبے کے اندر انہوں نے دو اصطلاح کا استعمال کیا ہے در سبب تعلیل سے پہلے انہوں نے تین چیزوں کا ذکر کیا ہے۔ قطعہ رباعی، قطعہ اور بیت اکثر طور پر ذکر کرتے ہیں پھر قطعہ ذکر کر دیتے ہیں۔ بندہ حماں کہ ز تقصیر خویش غذر بدر گاہ خدا آورد ورنہ سزا وار خداوندیش کس نتواند کہ بجاآورد جو ہے انہوں نے بطور نظم ذکر کیا ہے اور اس کو ٹیشن کا اسلوب یہ ہے کہ قطعہ کے اندر مصرع قطعہ ذکر کیا ہے شیخ سعدی قطعہ کے بعد کبھی ایک اور قطعہ ذکر کر دیتے ہیں ''نثر کے ساتھ قطعہ کی وضاحت'' یہ شیخ سعدی کا اسلوب ہے کہ جو قطعہ ذکر کیا نثر کے ساتھ اس کی وضاحت کر دی۔ مثلا ''باران رحمت بے حسابش ہمہ را رسیدہ'' (11)

خطبے میں دعائیہ اسلوب

خطبے کے اندر دعا دینے کا عجیب انداز ہے دعا دینے کے انداز میں بھی عربی اسلوب کو اختیار کرتے ہیں اور بہت ہی گہری عربی بولتے ہیں تو پھر آپ عربی

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 25, 2025

نثر کے ساتھ دعا دیتے ہیں پھر عربی نظم کے ساتھ دعا دیتے ہیں پھر آپ نے شیراز کی مٹی کے لیے دعا بھی کی ہے اور اکلیم پارس کے لیے اشعار بھی لکھے ہیں۔اور پھر شعروں کے اندر آخر میں انہوں نے یارب زباد فتنہ نگاہ دار خاک پارس چندان کہ خاک رابود بادرابقا(12)

جب تک زمین کو بقاہے تو فارس کی مٹی آگ کے فتنہ سے محفوظ رہے گی

کتاب کا مقدمہ پانچ چیزوں پر مبنی ہے

1۔ حمد
2۔ نعت
3۔ سبب تالیف کتاب
4۔ ذکر پادشاہان
5۔ کتاب کا اجمالی تعارف

خطبے کا اختتامی اسلوب

شیخ سعدی کا اسلوب یہ بڑا بہترین ہے کہ جب بات کا اختتام کر دیتے ہیں تو مزید کوئی بات بطور وضاحت نقل نہیں کرتے پہلے تفصیل کے ساتھ خواص بیان کیے نعمتوں کا ذکر کیا پھر اس کے فورا بعد اجمال میں نظم کے قطعے کو لے کر آئے اور بات کو ختم کر دیا شیخ نے اپنی کتاب کے اندر جو محنت کی اسے بیان کیا ہے اور پھر کہتے ہیں کہ ارمغان نظر در ترتیب کتاب تہذیب وابواب اعجاز سخن را مصلحت دیدن کہ اس کتاب کی ترتیب اور تہذیب ابواب میں بڑی گہری نظر کی ہے۔یعنی میں نے کتاب میں خوب محنت کی ہے الحمد اللہ اس کتاب میں میں نے آٹھ ابواب ذکر کیے ہیں۔ جنت کے ابواب کی نسبت سے اس کتاب کے بھی آٹھ ابواب ہیں اسی نسبت سے میں نے آٹھ ابواب ذکر کیے ہیں تا کہ یہ قاری کو جنت کے آٹھوں دروازوں کا فیض حاصل ہو۔(13)

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 25, 2025

نثر میں قرآن مجید کی آیات کا استعمال

شیخ سعدی نثری عبارات میں وقتی ضرورت کے پیش نظر اور موضوع کی مناسبت سے آیات قرآنیہ لاتے ہیں جیسا کہ

کبھی کبھار کسی چیز کو بیان کرنے کے بعد بطور دلیل اس دعوی کو پختہ کرنے کے لیے آیت کو نقل کر دیتے ہیں جیسا کہ اعملوآداؤ وشکرا و قلیل من عبادی الشکور(14)

نثر کے ضمن میں حدیث کا استعمال

شیخ سعدی اپنی نثری انداز کو حدیث نبوی سے مزین کرتے ہیں اور موضوع کی مناسبت سے احادیث نبوی لاتے ہیں مثلا

یاملائکتی قد استحیت من عبدی ولیس لہ غیری

اے میرے فرشتوں مجھے اپنے بندے سے حیاآتی ہے کہ میرے سوا اس کا کوئی نہیں ہے۔(15)

نثر کا قرآنی آیات اور احادیث سے مزین ہونا

شیخ سعدی کی نثری کلام کی خوبی یہ ہے اور اس کی مدعاء کی ثقاہت کی دلیل ہے کہ وہ اپنے فکر و نظریہ کو ثابت کرنے کے لیے جابجا قرآنی آیات کا استعمال کرتے ہیں والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس(16)آیت پیش کر کے اللہ تعالی شکر کے بارے بتاتے ہیں اللہ تعالی کے بندو پر احسانات کا انسان شکر ادا کرنے سے قاصر ہے۔(17)

نثری عبارات میں فنی ضرورت کے پیش نظر موضوع کی مناسبت سے قرآن آیات وارد کرتے ہیں

نثر کے اندر رعایت سجع کے بیان کا اسلوب

شیخ سعدی نے حمد کے انداز کو بیان کیا اب ہم نثر کے انداز کو بیان کرتے ہیں حمد کے بعد حضور اکرم ﷺ کی تعریف کو نعت رسول مقبول کے ذکر

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 25, 2025

کرنے کے انداز میں بیان کرتے ہیں یہ کتاب آٹھ سو سال سے پڑھی جارہی ہے علماء نے اس کو پڑھا ہے فقراء نے اس کو پڑھا ہے اولیاء نے اس کو پڑھا ہے جو طلباء پڑھتے ہیں علماء بن جاتے ہیں جو علماء ہیں وہ صوفیاء بن جاتے ہیں۔آپ کی کتاب صرف طلباء کے لیے نہیں بلکہ یہ اولیاء اور ولی بنانے والی کتاب ہے۔اس میں آپ حمد کے بعد نعت بیان کرتے ہیں۔

نثر میں نظم کا انداز

درفراست از سرور کائنات فخر موجودات رحمت عالمیہ صنوت آدمیہ تمہ دمد زماں اس کے اندر آپ نے نثر ذکر کی لیکن نثر کے اندر بھی آپ نے نظم کے انداز میں رعایت سجع کا استعمال کیا۔

"درخبراست از سرور کائنات فخر موجودات رحمت عالمیہ صفوت آدمیہ تمہ دورزماں۔"(18)

آپ نے نبی کریم ﷺ کی تعریف توصیف بھی اس انداز سے کی ہے کہ وہ نثر بھی ہے اور نثر کے اندر نظم کے گہرائی کا ایک واضع انداز نظر آتا ہے۔

نثر میں اشعار کا استعمال

شیخ سعدی اپنی نثر میں جاذبیت پیدا کرنے کیلئے اشعار کو بکثرت استعمال کرتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی فکر قاری کے لئے زیادہ پرکشش اور قابل قبول بن جاتی ہے۔مثلاً از دست و زبان کہ برآید کز عہدہ شکرش بدر آید

"کس کے ہاتھوں اور زبان سے یہ بات ممکن ہو سکتی ہے کہ اسکے شکر کی ذمہ داری کو پورا کرے"(19)

نثر و نظم کی جامع کتاب

شیخ سعدی اپنی کتاب کا آغاز نثر سے کرتے ہیں اور اس کے ضمن میں اشعار لاتے ہیں جسکی وجہ سے ان کا اسلوب تحریر ابلاغی پہلوؤں اور افہام و تفہیم کے

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 25, 2025

لحاظ سے نہایت مؤثر ہو جاتا ہے۔ مثلاوہ نثر کی انداز میں لکھتے ہیں کہ ہر نفسی کہ فرو می رود حمد وحیات است وچون بر می آید مفرح ذات است اسی بات کو مزید واضح کرنے کے لیے یہ شعر پیش کرتے ہیں

از دست وزبان کہ بر می آید کز عہدہ شکرش بدر آید(20)

نثر کے کلمات میں تناسب اور ہم آہنگی

شیخ سعدی اپنے کلام میں ہم آہنگ الفاظ لاتے ہیں اور موزوں کلمات لانے میں شیخ کو خاص شرف حاصل ہے مثلا بکوشید تا جاہر زنان پوشید تا مرد سخن نہ گفتہ باشد عیب ہنرش نہفتہ باشد (21)

کوشش کرو یا پھر عورتوں کا لباس پہن لو　　بزدلی نہ کرو جوان مردی سے لڑو

نثری عبارات کے درمیان عربی اشعار لانے کا انداز

شیخ سعدی نثری عبارات کے درمیان عربی اشعار بھی لاتے ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مصنف علیہ الرحمۃ عربی ادب میں بھی مہارت رکھتا ہے اور اوزان کا لحاظ رکھتے ہوئے بڑی عمدگی کے ساتھ نثر پیش کرتے ہیں اور ہر موضوع کی مناسب سے فارسی اشعار کے بعد عربی اشعار کے لانے کی بھی مہارت رکھتے ہیں مثلا شفیع مطاع نبی کریم ﷺ قسیم جسیم نسیم وسیم۔(22)

قطعات کے درمیان نثر لانے کا انداز

شیخ سعدی ہر دو قطعات کے درمیان نثر کی عبارتوں کو لا کر گذشتہ قطعات کے موضوعات کو اجاگر کرتے ہیں اور ہر قطعہ میں الگ الگ موضوع لاتے ہیں اور قطعات کے درمیان نثری عبارات کا تذکرہ بھی کرتے ہیں مثلا

باران رحمت بی حسابش ہمہ رسیدہ وخوان نعمت بی دریغش ہمہ جا کشیدہ(23)
اس کی رحمت کی بارش بے حساب ہے اور ہر جگہ برستی ہے اس نعمتوں کا دستر خواں ہر جگہ بچھا ہوا ہے

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 25, 2025

مختصر فقرات کے ساتھ نثر کو بیان کرنے کا انداز

شیخ سعدی جب کسی بات کو نثر میں بیان کرتے ہیں تو انداز یہ ہوتا ہے کہ الگ الگ مختصر اور چھوٹے چھوٹے فقرات کی صورت میں بات کو بیان کرتے ہیں مثلا(بر طاق فریدوں نوشتہ بود)پس در ہر نفسی دو نعمت موجود است و بر ہر نعمتی شکری واجب ہر سانس میں دو نعمتیں موجود ہوتی ہیں اور ہر نعمت پر شکر ادا کرنا واجب ہے۔(24)

نثر کا اختتامی انداز

نثر کا اختلافی اسلوب یہ ہے کہ آپ ایک لمبی بات کر لیتے ہیں تو اس لمبی بات کو خلاصہ کے طور پر چند شعروں میں سمیٹ کے رکھ دیتے ہیں اور ان شعروں میں ہر وہ چیز جو نثر کے اندر مختلف لائنوں میں ذکر کی ہوئی ہے وہ اس کو موتیوں میں پرو دیتے ہیں

نعت گوئی کا انداز اسلوب

شیخ سعدی جب نبی اکرم ﷺ کی تعریف بیان کرتے ہوئے القابات و خطابات کا سہارا لیتے ہیں اور اس مقصد کے لیے آپ ﷺ کے اسماء گرامی کو شاعرانہ انداز میں بیان کرتے ہیں مثلا

سرور کائنات فخر وجوادات رحمت عالمیاں(25)

حمد میں آیت قرآنی اور نعت میں حدیث سے اقتباس

اس کے بعد نظم کے اندر بیان کرنے کے بعد نعت رسول مقبول ﷺ میں نثر کے ساتھ حضور ﷺ کی تعریف

"یکے از بندگان گنہگار پریشان روزگار دست انابت جابت بدرگاہ خداوند درو نظر نہ کند"(26)

اور ساتھ ساتھ شیخ سعدی کا یہ بھی اسلوب ہے کہ جس طرح حمد میں بطور اقتباس قرآن کی آیت ذکر کی اس طرح وہ نبی پاک ﷺ کی نعت میں بطور

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 25, 2025

اقتباس حدیث سے استدلال کرتے ہیں یہ آپ کا عجیب انداز ہے۔

حمد کے اندر حال یہ تھا کہ وہاں یہ آیت ذکر کی اس لیے انہوں اعملوآل داود شکرا ذکر کر دیا اور نثر کے اندر اس کا مقتداے حال یہ تھا کہ حدیث سے استدلال کیا جائے اس کے بعد حدیث سے استدلال کر کے مقتداے حال کے مطابق کلام کیا ہے۔اس کے بعد شیخ سعدی رحمۃاللہ علیہ یہ نظم و نثر کے ساتھ اپنے خطبے کا اختتام کیا۔اور آخر میں انہوں نے نظم بھ ذکر کر دی نثر بھی کر دی حمد بھی کر دی اور نعت بھی بیان کر دی اس کے بعد آخر میں سوال ہوتا ہے کہ شیخ سعدی گویا یہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے یہ تعریف کر دی یہ سوال بھی ہو سکتا ہے کہ آپ نے اچھی تعریف کر کے حمد باری کا حق ادا کر دیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم اس کی نعت کا حق ادا نہیں کر سکتے اس کے بعد یہ کوٹ کیا

"ماعبدناک حق عبادتک وماعرفناک حق معرفتک"(27)

جس طرح اللہ اپنی تعریف کا حق رکھتا ہے اس طرح ہم تعریف نہیں کر سکتے اس میں آپ نے عجز دانکساری کا اظہار کیا اور اس اظہار میں شعر و شاعری کی رعایت بھی رکھی۔تو گویا کہ انداز یہ ہو جائے گا۔

اس کے بعد آپ نے بادشاہوں کا ذکر کیا جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ علماء جب کتابیں لکھتے تھے۔تو سب سے پہلے بادشاہوں کو پیش کرتے تھے۔بادشاہ کی تعریف اس لیے کرتے تھے کہ بادشاہ تعریف سن کے ہماری کتاب چھپوادے۔اس لیے کہ وہ علماء کے خلاف تھا اس کو اپنی طرف مائل کیا تاکہ دین اسلام کا کام کر سکیں۔

فارسی نعت رسول مقبول میں نظم کا انداز

نعت رسول مقبول میں نظم کے انداز میں فارسی اشعار کے ساتھ ساتھ نظم عربی اشعار کے ساتھ نعت رسول مقبول کا عمدہ انداز بھی شیخ صاحب نے رکھا ہے۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 25, 2025

عربی نعت رسول مقبول میں نظم کا انداز

"بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ حسنت جمیع خصالہ اس کے اندر تاریخی پس منظر بھی ذکر کر سکتے ہیں،اس میں حاشیہ میں اور شروحات میں دیکھ سکتے ہیں کہ آپ کا شعر تاریخی حوالے سے کتنی حیثیت رکھتا ہےاور Thesis کے اندر آپ دلائل سے ثابت کر سکتے ہیں کہ یہ شعر شیخ سعدی کے جواب میں حضور اکرم ﷺ نے یہ شعر مکمل کرایا پھر اس کے تقریری نکات بھی اس کے بیان کیے جا سکتے ہیں۔

بیت میں قرآنی آیات لانے کا انداز

شیخ سعدی بیت لکھنے کے بعد گذشتہ عبارات میں موضوع کے حوالے سے آیت کریمہ کا تذکرہ کرتے ہیں مثلا

از دست وزبان کہ بر آید کز عہدہ شکرش بدر آید اعملوآل داود شکرا قلیل من عبادی الشکور(28)

بیت کے تحت قطعات لانے کا انداز

بیت کے تحت شکر کی آیت لاتے ہیں اور اس کے ضمن میں قطعات کا تذکرہ کرتے ہیں اور ہر قطعہ کا مفہوم الگ رکھتے ہیں مثلا قطعہ اول میں بندہ ہماں بہ کہ الگ الگ بندہ وہ ہے جو اپنے گناہوں کا عذر اللہ کی بارگاہ میں لائے۔

ہر قطعہ میں جدا جدا موضوع لانے کا انداز

بیت کے بعد تین قطعات لائے ہیں اور ہر قطعہ کا موضوع جدا جدا رکھا کہ جس سے مؤلف کے ادب کا اندازہ ہوتا ہے جو اپنے دشمنوں کو محروم نہیں کرتا وہ دوسروں کو کیسے محروم کریگا تیسرے قطعہ کے موضوع سخن اجرام فلکی کو انسانی خوراک کی تیاری میں لگا دیا۔(29)

OPEN ACCESS

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 25, 2025

قطعہ کے اندر ربط کا حسین اسلوب

مثال کے طور پر انہوں نے ایک قطعہ ذکر کیا کہ

"بندہ ھماں کہ ز تقصیر "اس کے بعد ایک بات بطور نثر ذکر کی "کہ باران رحمت بے حسابش" یہ نثر ذکر کی کہ اس کے فورا بعد ایک قطعہ ذکر کر دیا۔ اگر ہم تینوں کو دیکھیں تو تینوں کو آپس میں ایک مربوط نظام، مربوط معنی کو بیان کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جس سے ایک مربوط اسلوب نظر آتا ہے۔([30])

کلام میں تشبیہات واستعارات کا استعمال

شیخ سعدی کا انداز بیان اس قدر خوبصورت ہے کہ وہ اپنے کلام کو عمدہ بنانے کے لئے تشبیہات واستعارات اور تلیمحات بھی استعمال کرتے ہیں اور بسا اوقات مختلف تراکیب کو ایک ہی جملہ میں بیان کر دیتے ہیں مثلا

خورشید در سیاہی شد مثلا: یونس اندر دہان ماہی شد([31])

ضرب الامثال کا استعمال

شیخ سعدی نے گلستان سعدی میں ضرب الامثال کا کثرت سے استعمال کیا گیا ہے اس کی بیان کردہ مثال ہیں اس قدر حقیقت پسندانہ باتیں ہیں جبکہ بعض کو ضرب المثل کا درجہ حاصل ہو گیا ہے اور اس انداز سے بات کرتے ہیں کہ وہ بات قول کا درجہ رکھتی

مثلا راستی موجب رضای خدا است سچائی اللہ تعالی کی رضا کا موجب ہے۔([32])

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 25, 2025

مجازی الفاظ سے حقیقی معنی مراد لینا

شیخ سعدی مجازی الفاظ کاذکر کر کے اس میں حقیقی معانی مراد لیتے ہیں ان کا مقصد یہ ہے کہ عام لوگ جو حقیقت و معرفت کے رموز سے واقف نہیں ہیں ان کے لیے عام فہم انداز میں ان کی ذہنی استعداد کے مطابق قابل تفہیم بنا کر پیش کیا جائے۔([33])

انداز بیان شیخ سعدی کی سادگی اور تحیر

شیخ کا انداز بیان بڑا سادہ ہے اپنی گفتگو میں بلاوجہ طوالت فی الکلام کو روا نہیں رکھتے اور آپ کی نثر کا انداز بھی بڑا عمدہ ہے کہ طویل گفتگو کو مختصر کر کے بیان کرنا آپ کا خاصہ ہے اور آپ کا یہ بھی خاصہ ہے کہ بغیر کسی عنوان یا موضوع سے ہٹ کر بات کرنا اور زیادہ سوال و جواب کرنے سے احتیاط کرتے ہیں۔

حمد اور شکر کیوں ضروری ہے

شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ نے جو فلسفہ ذکر کیا ہے کہ انسان جب سانس لیتا ہے تو سانس کے اندر جو نعمتیں موجود ہیں اس پر ہر نعمت کا شکریہ واجب ہے جب سانس اندر جاتی ہے تو مفرح ذات ہوتی جب باہر آتی ہے ممد حیات ہوتی ہے مفرح می رود جب اندر جاتی ہے تو زندگی کو بڑھانے والی ہوتی ہے چون بر می آید مفرح ذات تو سانس کے اندر جانے اور آنے میں دو نعمتیں موجود ہیں ہر نعمت پر شکریہ ضروری ہے۔ تو ہر سانس کے بدلے شکریہ ضروری ہے تو ثابت ہوا کہ جب ہر سانس کے بدلے شکریہ ضروری ہے تو اللہ کی باقی نعمتوں کا شکریہ کتنا ضروری ہوگا۔

زمین و آسمان میں نعمتوں کے بیان کا اسلوب

شیخ سعدی نے خطبے کے اندر پہلے نثر ذکر کی پھر نظم پھر قرآن کی ایت پھر نثر پھر نظم اس کے بعد اب زمین و آسمان کے اندر جو مختلف اللہ کی نعمتوں کا ظہور ہے جو گلستان کے اندر بہار کے موسم میں ظاہر ہوتا ہے اس کا بطور فلسفہ ذکر کرتے ہیں، شیخ سعدی کا اسلوب یہ ہے کہ پہلے انفرادی زندگی کی نعمتوں پھر

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 25, 2025

انسان کی مادرائے خارج نعمتوں کا ذکر کرتے ہیں۔

دنیا کے اندر جو نعمتوں کا ظہور ہو رہا ہے اس کو بیان کرتے ہوئے فراش لکھتے ہیں: صبا رآگفتہ زمین اور اللہ کے نعمتوں کے ظہور کا بیان یا نعمتوں کے بیان کا سلوب

آپ بیتی غیر ناطق اشیاء سے گفتگو کا انداز

شیخ سعدی کا ایک اور اسلوب بھی ہے جس طرح ایک آپ بیتی ہوتی ہے جسے ہم بے حس اور بے جان چیزوں سے کلام کرنے اور جس طرح اقبال نے کہا تھا

خدا اگر دل فطرت شناس دے تجھ کو — سقوط لالہ و گل سے کلام پیدا کر [34]

بالکل شیخ سعدی سقوط لالہ و گل ہے ان کے ساتھ بھی جیسے ماجرا جسکی ایک صفت ہوتی ہے جیسے وہ کسی بھی چیز کو پھول کی پتیوں کو دیکھ کر اس کی نزاکت اس سے نکال لیتا ہے۔ اسکو اپنے ہی الفاظ میں بیان کر دیتا ہے بالکل شیخ سعدی اپنے اندر بھی یہ خاصیت رکھتے تھے کہ وہ بے جان اور ساکت چیزوں سے اس طرح کلام کرتے نظر آتے ہیں کہ جس طرح گویا کہ وہ بے جان چیزیں خود بول کر بتا رہی ہیں۔

گلے خوشبوئے در حمام روزے — رسید است محبوبی بدستم

ایک دن حمام کے اندر ایک خوشبودار مٹی ایک محبوب کے ہاتھ سے میرے ہاتھ میں پہنچی تو بدو گفتم مشکی یا عبیری کہ از بوئے دلاویز تو مستم ایسا لگ رہا ہے کہ مٹی گفتگو کر رہی ہو۔ شیخ سعدی نے اصل میں مٹی کے حال کو اپنے حال میں بدل دیا۔[35]

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 25, 2025

تبویب بندی کا اسلوب

کتاب کی تبویب بندی کا آپ نے اسلوب دیا ہے کہ آپ نے ابواب بندی کی ہے اس کی انھوں نے پہلے اجمالی طور پر فہرست دی جیسے مصنفین کا طریقہ ہوتا تھا کہ وہ کتاب کے شروع میں ابواب بندی بتادیتے تھے۔

ماحصل

گلستان شیخ سعدی کی زندگی کو سنوارنے والی دلچسپ حکایات اور نصیحت اموز واقعات کی شہرہ آفاق کتاب ہے شیخ سعدی کی گلستان کسی تعارف کی محتاج نہیں آپ کی اس تصنیف کا شہرہ آپ کی حیات میں ہی ہر طرف پھیل چکا تھا آپ کی کتاب کا اسلوب نہایت عمدہ اور سادہ ہے آپ نے اپنی کتاب میں قرآنی آیات،احادیث،تاریخی واقعات،اقوال،حکایات اور اشعار کو زینت بخشی گلستان کا آغاز ایک خطبے سے ہوتا ہے گلستان میں شیخ سعدی نے جارہانہ انداز اپنایا گلستان سعدی کے الفاظ کی برجستگی، فقروں کی شائستگی اور اس کی بہترین تبویب بندی اور اس میں تمثیلات و تشبیہات اور پھر عبارت میں نہایت سادگی اس بات کا ثبوت ہے کہ شیخ سعدی نے اس کتاب کی تکمیل میں پورے سلیقے سے کام کیا ہے۔

حوالہ جات

[1]: حالی،الطاف حسین،(2004)حیات سعدی اردو، لکھنو،اکادمی،ص:34
[2]: حسین، قاضی سجاد،(2000ء)گلستان مترجم،لاہور،مکتبہ رحمانیہ،ص:92
[3]: حالی،الطاف حسین،(2004)حیات سعدی اردو، لکھنو،اکادمی،ص:54
[4]: رامپوری،غیاث الدین،ملا (1341ھ)،بہار باراں شرح گلستان، لکھنؤ،منشی نول کشور،ص:256
[5]: خزائلی ، محمد (1363ش) شرح گلستان،تہران،جاویدان،ص:58
[6]: احمد، ظہیر،(2003)بہارستان ترجمہ وشرح گلستان،لاہور،مکتبہ رحمانیہ ،ص:32
[7]: رامپوری،غیاث الدین،ملا (1341ھ)،بہار باراں شرح گلستان، لکھنؤ،منشی نول کشور،ص:34
[8]: چراغ، محمد علی،(س ن)حکایات گلستان، کراچی،دارالکتاب،ص:32

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 25, 2025

[9]:القرآن،13:34

[10]: سعدی،شرف الدین،(1880)گلستان، لکھنؤ، منشی نول کشور، ص:2

[11]: رامپوری، غیاث الدین، ملا (1341ھ)، بہار باراں شرح گلستان، لکھنؤ، منشی نول کشور، ص:234

[12]: سعدی،شرف الدین،(1880)گلستان، لکھنؤ، منشی نول کشور، ص:3

[13]: رامپوری، غیاث الدین، ملا (1341ھ)، بہار باراں شرح گلستان، لکھنؤ، منشی نول کشور، ص:65

[14]:القرآن،13:34

[15]: اویسی ، محمد عطاءالرسول (2006)گلستان سعدی بہاولپور ، مکتبہ رضویہ، ص:9

[16]:القرآن،134:3

[17]: احمد، ظہیر،(2003)بہارستان ترجمہ وشرح گلستان،لاہور، مکتبہ رحمانیہ ، ص:64

[18]:شیرازی، مصلح الدین،(س ن)، گلستان، دہلی، ہندوستانی پریس، ص:27

[19]: اویسی ، محمد عطاءالرسول (2006)گلستان سعدی بہاولپور ، مکتبہ رضویہ، ص:24

[20]: اویسی ، محمد عطاءالرسول (2006)گلستان سعدی بہاولپور ، مکتبہ رضویہ، ص:9

[21]: احمد، ظہیر،(2003)بہارستان ترجمہ وشرح گلستان،لاہور، مکتبہ رحمانیہ ، ص:41

[22]: حسین، قاضی سجاد،(2000)گلستان مترجم،لاہور، مکتبہ رحمانیہ، ص:9

[23]: سعدی،شرف الدین،(1880)گلستان، لکھنؤ، منشی نول کشور، ص:8

[24]: حسین، قاضی سجاد،(2000)گلستان مترجم،لاہور، مکتبہ رحمانیہ، ص: 7

[25]:ایضا، ص:8

[26]: اویسی ، محمد عطاءالرسول (2006)گلستان سعدی بہاولپور ، مکتبہ رضویہ، ص:9

[27]:مجلسی، محمد باقر،(1403ھ)، بحار الانوار، بیروت، دار التراث، ج:8، ص22

[28]: حسین، قاضی سجاد،(2000)گلستان مترجم،لاہور، مکتبہ رحمانیہ، ص:7

[29]: ایضا، ص:8

[30]: اشرف، سید محمد (2000) بادصبار، ممبئی، ایڈ شاٹ پبلیکیشنز، ص:89

[31]: سعدی،شرف الدین،(1880)گلستان، لکھنؤ، منشی نول کشور، ص:14

[32]: احمد، ظہیر،(2003)بہارستان ترجمہ وشرح گلستان،لاہور، مکتبہ رحمانیہ ، ص:71

[33]: احمد، ظہیر،(2003)بہارستان ترجمہ وشرح گلستان،لاہور، مکتبہ رحمانیہ، ص:13

[34]:محمد اقبال،(2013ء)، بال جبریل، لاہور، اقبال اکادمی، ص:151

[35]: احمد، ظہیر،(2003)بہارستان ترجمہ وشرح گلستان،لاہور، مکتبہ رحمانیہ، ص:70

OPEN ACCESS
CC BY